763 ـ مرنے كے بعد ميت كو كيا چيز فائدہ ديتى ہے، اور كيا وہ زندہ كى بات سنتا ہے ؟

سوال

دو ہفتہ قبل ميرے والد صاحب فوت ہوئے ہيں، ميں يہ معلوم كرنا چاہتى ہوں كہ جب ميں اور خاندان كے باقى افراد والد كى قبر پر جائيں تو كيا وہ ہمارى بات سننے كى طاقت ركھتے ہيں، اور نہيں ركھتے تو كيا كوئى طريقہ ايسا ہے كہ وہ ہمارى بات سن سكيں ؟
آپ سے گزارش ہے كہ جواب جلد ديں، ميں يہ اس ليے جاننا چاہتى ہوں كہ اس كا جواب ميرے غم و حزن ميں مددگار ہوگى

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اصل تو يہى ہے كہ مردے زندہ لوگوں كى بات چيت نہيں سنتے كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور آپ قبروں والوں كو نہيں سنا سكتے .

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

يقينا آپ مردوں كو نہيں سناتے .

اور معركہ بدر كے بعد جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كفار كے قتل ہونے والوں كو گڑھے ميں پڑے ہوئے مخاطب كيا تو يہ ايك خاص حالت تھى جيسا كہ علماء كرام نے بيان كيا ہے، (اس كے ليے آپ " الآيات البينات فى عدم سماع الاموات " كا مطالعہ كريں).

لگتا ہے كہ آپ كے اندر كى يہ خواہش كہ اپنے والد كو كچھ سنائيں اپنے والد سے صلہ رحمى اور تعلق قائم ركھنے كى كوشش اور اس كى جدائى كى بنا پر پيدا ہونے والے غم اور تكليف كو كم كرنے كى كوشش ہے جو آپ محسوس كرتى ہيں، سوال كرنے والى بہن آپ كو علم ہونا چاہيے كہ شريعت اسلاميہ نے بيان كر ديا ہے كہ ميت كو زندہ افراد سے كيا كچھ فائدہ حاصل ہو سكتا ہے، اور ان كى جانب سے اسے قبر ميں كيا كچھ پہنچ سكتا ہے.

اسى كو بيان كرتے ہوئے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے اعمال باقی رہتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا پھر نفع مند علم، یا نیك اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631).

آپ کے والد کو موت کے بعد اب جو چیز فائدہ دے سکتی ہے اور جس سے آپ کی تکلیف اور الم میں کمی اور آپ کو تسلی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس کی بخشش اور رحمت، اور جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات کی اچھی اچھی اور زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں.

میت کے بیٹے اور بیٹیوں کی طرف سے میت کی مغفرت و بخشش کی دعا میں بہت ہی عظیم امتازی حیثیت حاصل ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جنت میں بندے کے درجات بلند کیے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے یہ کیسے، تو اسے جواب دیا جاتا ہے تیری اولاد کی استغفار کی بنا پر "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3660) صحیح الجامع (1617).

اور اسی طرح میت کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنے سے بھی اسے اجروثواب حاصل ہے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

" میری والدہ اچانك فوت ہوگئی ہے میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات چیت کرتی تو صدقہ ضرور کرتی، تو کیا اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو اسے اجروثواب حاصل ہوگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں "

صحیح بخاری مع الفتح الباری حدیث نمبر (1388).

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ فوت ہوئیں تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ ان کے پاس نہ تھے، تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہوئی تو میں ان کے پاس نہیں تھا، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا یہ اسے کچھ فائدہ دےگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں آپ کو گواہ بناتا

ہوں کہ میرا مخراف کھجوروں کا باغ اس کی جانب سے صدقہ ہے "

صحیح بخاری دیکھیں: فتح الباری حدیث نمبر (2756).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن کوئی وصیت نہیں کی، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بنےگا؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں "

اسے نسائی نے روایت کیا ہے.

سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی جانب سے صدقہ کر سکتا ہوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں.

میں نے سوال کیا: کونسا صدقہ افضل ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پانی کا کنواں کھدوانا "

اسے نسائی نے روایت کیا ہے.

اور اسی طرح میت کو پہنچنے والی اشیاء میں حج اور عمرہ بھی شامل ہے کہ میت کی جانب سے حج یا عمرہ کیا جائے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی جانب سے حج یا عمرہ کرنے والے شخص نے اپنی جانب سے حج اور عمرہ کی ادائیگی کر لی ہو.

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایك عورت آئی اور کہنے لگی:

میری والدہ فوت ہو چکی ہے اور میں نے اس کی جانب سے لونڈی آزاد کی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیرا اجر واجب ہوگیا اور اس نے تجھ پر میراث لوٹا دی "

تو وہ عورت کہنے لگے: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس کے ذمہ مہینہ کے روزے ہوں تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" اس کی جانب سے روزے رکھو لو "

وہ عورت کہنے لگی: اس نے کوئی حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر لوں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی جانب سے حج کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1149).

اور اسی طرح یہ حدیث اس کی جانب سے روزوں کی قضاء کرنے کی مشروعیت پر بھی دلالت کرتی ہے.

اور میت کو نفع دینے والی اشیاء میں میت کی مانی ہوئی نذر پوری کرنا بھی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے قبل ہی فوت ہوگئی تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس کی جانب سے حج کرو، اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تیری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی ؟

تو اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

تو پھر اللہ تعالی کی ادائیگی کا زیادہ حق ہے "

صحیح بخاری دیکھیں فتح الباری حدیث نمبر (7315).

اور اسی طرح میت کو نفع دینے والی اشیاء میں اس کے کسی قریبی رشتہ دار کا قربانی کرتے وقت میت کو اس میں شریك کرنا بھی شامل ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قربانی کرتے وقت کہا کرتے تھے:

" بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد "

الله كے نام سے اے الله محمد اور آل محمد سے قبول فرما "

صحيح مسلم حديث نمبر (1967).

آل محمد ميں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہيں.

رہا عورتوں كے قبرستان جا كر قبروں كى زيارت كرنے كا مسئلہ تو اس كى تفصيل سوال نمبر (251) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، اس كا مطالعہ كر ليں.

سوال كرنے والى بہن: آپ كو يہ علم ہونا چاہيے كہ آپ كا اپنے والد كے ليے اخلاص كے ساتھ دعاء ميں مشغول رہنا اس كے ليے بہت فائدہ مند ہوگا اور اس سوچ اور فكر سے بہتر ہے آپ اسے اپنى آواز كيسے سنا سكتى ہيں، اس ليے آپ اس چيز كى حرص ركھيں جو اسے فائدہ اور نفع دے، اور آپ خود بھى اور اپنے اہل و عيال اور گھر والوں كو بھى حرام بدعات اور خرافات مثلا چاليسواں، اور برسى، اور فاتحہ خوانى كى مجالس اور قبروں پر مجلس قائم كرنے وغيرہ دوسرى بدعات جس پر آج جاہل قسم كے لوگ ايك دوسرے كى تقليد كرتے ہوئے ديكھا ديكھى كرتے ہيں اجتناب كريں.

ميرى الله تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كے والد كو اپنى جوار رحمت ميں جگہ دے، اور اس كے اور باقى سب مسلمانوں فوت شدگان كےگناہ معاف كرے، يقينا الله تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے.

والله اعلم .